مرثیہ ۲۲

۵۵۹

مومنو! اشک بہاؤ کہ محرم آیا   سیدِ بیکس و مظلوم کا ماتم آیا
سرِ نو چرخ پہ غم سے بقدِ خم آیا (۱)   جوش میں فاطمہؑ کا دیدۂ پرنم آیا
نوحہ خوانِ خلد سے اب روحِ رسولؐ آئیگی
تعزیہ خانوں میں رونے کو بتولؑ آئیگی

یہ مہینا وہ مہینا ہے کہ اے اہلِ عزا   خاتمہ پنجتنِ پاک کا دس دن میں ہوا
اس مہینے میں کٹا سبطِ پیمبر کا گلا (۲)   اس مہینے میں لٹا باغِ جنابِ زہراؑ
بیٹیاں بلوؤں میں سر ننگے پھریں زہراؑ کی
ان ہی روزوں میں سکینہؑ ہوئی بن بابا کی

اپنے ماں جائے سے ان روزوں میں زینبؑ چھٹی   ان ہی روزوں میں بہو فاطمہ کی رانڈ ہوئی
ان ہی روزوں میں لٹی فاطمہؑ کی سب کھیتی (۳)   ان ہی روزوں میں چھری دل پہ محمدؐ کی چلی
چھاؤنی چھائی ہے جنگل میں شہِ والا نے
ان ہی روزوں میں [illegible] زہرا

www.emarsiya.com

ان ہی روزوں میں تو ٹوٹی شہِ بیکس کی کمر   ان ہی روزوں میں جوان مارے گئے ہیں اکبرؑ
اس مہینے میں کٹا حضرتِ عباسؑ کا سر (۴)   تیر سے حلق چھدا کر ہوئے بے جاں اصغرؑ
دفعۃً خلق سے موقوف یہ انصاف ہوا
ہائے دس روز میں گھر فاطمہؑ کا صاف ہوا

اس مہینے کا فلک پر جو نکلتا ہے ہلال   سب فرشتوں سے یہ کہتا ہے خدائے متعال
طرف روئے زمیں جا باندھو کمال (۵)   میرے محبوب کی اب بیٹی نے کھولے ہیں بال
آج سب اہلِ عزا صرف ہیں خونباری میں
جاؤ مشغول ہو بیکس کی عزاداری میں

تعزیہ ہو مرے شبیرؑ کا جس جا برپا   اور وہاں جمع اگر ہوں نہ بہت اہلِ عزا
باندھ کر حلقہ وہاں کیجیو ماتم شہ کا (۶)   رہے سنسان نہ بزمِ پسرِ شیرِ خدا
آفریں آفریں جا کر کہو بے چاروں کو
مرے شبیرؑ کا پرسا دو عزاداروں کو

www.emarsiya.com

پہلی تاریخ محرم کی جو ہوتی ہے آہ (۶) حوریں پوشاک لگا کر وہیں کشتی میں سیاہ
قبر زہرا پہ ہیں جاتی بفغان جانکاہ (۷) فاتحہ پڑھ کے یہ چلاتی ہیں باحال تباہ

پہنئے ماتمی ملبوس کہ ماتم آیا
اٹھو اے فاطمہؑ اٹھو کہ محرم آیا

لحد میں فاطمہؑ سے آئی ہے حوروں کی صدا نیند کہتے ہیں کسے چین کہاں خواب کہاں
قبر میں آنکھ جھپکتی ہے اگر میری ذرا (۸) کربلا سے مجھے دیتے ہیں یہ شبیرؑ صدا

دل بے تاب تسلی نہیں دیتا اماں
غم اکبرؑ ہمیں سونے نہیں دیتا اماں

میں یہ کہتی ہوں اس آواز کی اماں قرباں داغ فرزند ہو تا ملتی مری جاں (کذا)
تم تو واں روتے ہو اور فاطمہؑ روتی ہیں یہاں (۹) میرے پہلو میں تو سوتا ہے ترا لال جواں

تڑپے کس طرح نہ زہرا ترے غم سے بیٹا
تیرا مرقد تو بہت دور ہے ہم سے بیٹا

پھر یہ فرماتی ہیں حوروں سے جناب زہراؑ تعزیہ کس نے لیا ہوگا میرے بیٹے کا
نہ حسنؑ ہیں نہ علیؑ ہیں نہ رسولؐ دوسرا (۱۰) حوریں کہتی ہیں کہ ایسی بھی ہے اک خلق خدا کی

دل سے مصروف عزائے شہ دیں رہتے ہیں
چل کے دیکھو تو کہ کس شور سے وہ روتے ہیں

قبر سے نکلے گی روتی ہوئی زہراؑ باہر اور وہ پہنے گی ملبوس سیہ رو رو کر
سر اقدس پہ نہ اوڑھیں گی مگر وہ چادر (۱۱) حوریں پوچھیں گی تو فرمائینگی وہ پیٹ کے سر

کس طرح فاطمہؑ کو خواہش چادر ہوئے
قبر میں زینبؑ بیکس جو کھلے سر ہوئے

چاک کر دامن پوشاک کو وہ بیچاری قبر زینبؑ پہ ہے جاتی بفغان و زاری
رو کے چلاتی ہے وہ بنت رسولؐ باری (۱۲) آیا ہے ماہ عزا اے میری زینبؑ پیاری

گوشۂ قبر میں تم ہاتھوں کو کیا ملتی ہو
بھائی کے تعزیہ خانے میں نہیں چلتی ہو

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

آئیں گی قبر سے روتی ہوئی زینب باہر
روئیں گی فاطمہ زہرا کے گلے مل مل کر
تعزیہ خانے میں پھر آتی ہے وہ ننگے سر
روتی ہے ساتھ عزاداروں کے با دیدہ تر
آجکل شہر میں رقت جو بہت ہوتی ہے
جا بجا روح بتول عذرا روتی ہے (۱۳)

اس بیبی کا اب احوال سنواے یارو
ہفتم ماہ محرم کو امام خوش خو
کربلا میں ہوئے وارد مع انصار جو
تب زمیں سے یہ صدا آئی کہ ٹھہرو ٹھہرو
اترو آباد کرو گود ہماری شبیرؑ
میں تو مشتاق تھی مدت سے تمہاری شبیرؑ (۱۴)

یہ صدا سن کے شہ دیں نے رفیقوں سے کہا
خیمے برپا کرو اب خاتمہ بالخیر ہوا
اسی صحرا میں کٹے گا شہ بیکس کا گلا
اسی جنگل میں سدا روئیں گی آکر زہراؑ
برچھی کھا کر علی اکبر یہیں جی کھوئیں گے
یہیں محبوب خدا آویں گے روویں گے (۱۵)

کہکے یہ گھوڑے سے اترا پسر شیر الہٰ
آئی اس وقت محمدؐ کی صدا بسم اللہ
شہ نے فرمایا یہاں آپ کہاں اے ذیجاہ
کہا محبوب الہٰی نے کہ اے نور نگاہ
آئی ہے ساتھ ترے روح ہماری بیٹا
ہم بنا دیں گے یہاں قبر تمہاری بیٹا (۱۶)

آپ جس روز سے نکلے ہیں وطن سے باہر
میں بھی قبر کو اس روز سے چھوڑا رو کر
تم کو تھاموں گا جو رووگے بہ زیر خنجر
پسر فاطمہؑ بولا میں تصدق تم پر
حلق کٹنے کا تو بابا نہیں غم ہے مجھ کو
آپ کی قبر سے چھٹنے کا الم ہے مجھ کو (۱۷)

ناگہاں آکے یہ عباسؑ دلاور نے کہا
بھائی کفار نے دریا کو تو بے روک لیا
اور لب نہر سے اٹھوا دیا خیمہ شہ کا
شہ نے فرمایا جو قسمت میں لکھا تھا سو ہوا
پیاس سے جب کہ تڑپ کر علی اصغر رویا
لب کوثر پہ بہت ساقی کوثر رویا (۱۸)

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

آخر کار ہوئی جب سحر قتل عباسؑ — اور کفن اپنا پہن کر ہوئے شبیرؑ رواں
ہو گیا رن میں قلم باغ رسولؐ دو جہاں (۱۹) رہ گیا بالتن تنہا وہ شہِ مظلوماں
شیر زخمی کی طرح سبطِ نبیؐ جھومتے تھے
کبھی ہاتھوں کو کبھی تیغِ علیؑ چومتے تھے

تھا ہزاروں کا ہجوم اک شہِ بیکس پر — ابر رحمت پہ ہوئی بارشِ شمشیر و تبر
گر پڑا خاک پہ غش کھائے علیؑ کا دلبر (۲۰) شمر سینے پہ چڑھا ہاتھ میں لے کر خنجر
بولے جبرئیل کہ اب شیرِ خدا روتا ہے
قبرِ زہراؑ کا چراغ آج یہ گل ہوتا ہے

غش سے جس وقت کھلی چشم جناب شہِ دیں — ہر طرف دیکھ کے بولے یہ باوازِ حزیں
ہائے وارث پسرِ فاطمہؑ کا کوئی نہیں (۲۱) پھر کہا شہ نے اتر سینے سے اے شمرِ لعیں
تیرے مذہب میں مگر رحم نہیں کرتے ہیں
[illegible]

گر نبیؐ زادے کا اے شمر تو کاٹے گا گلا — کاٹیو حلق مرا کانپو زانو تو اٹھا
وقفہ کر اتنا خدا کے لئے اے اہلِ جفا (۲۲) چل چکی ہیں چمنِ خلد سے اماں زہراؑ
اب خبر چار طرف میری شہادت کی ہے
آمد آمد یہاں خاتونِ قیامت کی ہے

آئی ناگاہ یہ آواز کہ اے ماہ لقا — آن پہنچی ہے یہاں پسر کے یہ بیکس زہراؑ
شمر سے تب شہِ مظلوم نے اس وقت کہا (۲۳) پاؤں سینے سے ہٹا فاطمہ لے گی بوسا
اماں جاں آئی ہیں واجب ہے کہ تعظیم کروں
میرے سینے سے اتر تو کہ میں تسلیم کروں

شمر بولا کہ میں اک دم نہ کروں گا تاخیر — قتل کرنے کا یہی وقت تو ہے اے شبیرؑ
آپ کے حلق پہ زہراؑ بھی تو دیکھے شمشیر (۲۴) وہ تڑپیں تو میرے دل کو خوشی ہوگی کثیر
جلتی ریتی پہ تنِ سیدِ والا تڑپے
آپ تڑپیں ادھر اس سمت کو زہراؑ تڑپے

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

تب یہ زہراؑ سے کہا شاہ نے با رنج و الم
شمر سینے سے اترتا نہیں مجبور ہیں ہم
اپنے فرزند کو چھاتی سے لگا لو اس دم
(۲۵) ہائے یہ سینہ مرا اور یہ موذی کے قدم
شکل دکھلائیے جلدی مجھے چین آئے گا
آنکھوں میں سینے کا اٹکا ہوا دم نکلے گا

سن کے یہ خاک اڑاتی ہوئی آئی زہراؑ
اور حوروں سے کہا اب نہیں دیکھا جاتا
میرے شبیرؑ کے سینے پہ ستمگر ہے چڑھا
(۲۶) باندھو رومال مری آنکھوں پہ از بہر خدا
اب ستم دیکھنے کی تاب نہیں لاؤں گی
عرش کا پایہ پکڑ کر ابھی چلاؤں گی

حکم زہراؑ کا بجا لائیں جو حوریں ناچار
لیں بلائیں شہ مظلوم کی بی بی نے کئی بار
سر کو زانو پہ رکھا فاطمہؑ نے آخر کار
(۲۷) شمر نے گردن شبیرؑ پہ رکھی تلوار
شمر کے ظلم سے کیا روح علیؑ روتی تھی
روک لیتا تھا جو نبیؐ تیغ رواں ہوتی تھی

www.emarsiya.com

حسنؑ و احمدؐ و حیدرؑ جو تھے اس جا پر
تھامے احمدؐ نے نواسے کے قدم رو رو کر
لیے شبیرؑ کے بازو سے جناب حیدرؑ
(۲۸) یعنی تڑپے کہیں شبیرؑ نہ زیر خنجر
کہتی تھی فاطمہؑ چھاتی مری کیا جلتی ہے
شمر کی تیغ کلیجے پہ مرے چلتی ہے

اپنے نانا سے یہ شبیرؑ نے اس وقت کہا
یا محمدؐ مرے قاتل کو نہیں علم ذرا
کیا کھڑے روتے ہو آیہ پڑھو قربانی کا
(۲۹) تاکہ مقبول شہادت ہو بدرگاہِ خدا
گر یونہی اپنے گلے سے مجھے لپٹاؤ گے
مجھکو یہ خوف ہے تم خون میں بھر جاؤ گے

اس گھڑی کہنے لگا آپ خداوند کریم
صبر شبیرؑ کا تو دیکھ آئے ابراہیمؑ
نہ تڑپتا ہے نہ غمگیں ہے یہ حیدرؑ کا یتیم
(۳۰) دیکھو تو حیدرؑ صفدر کی رضا و تسلیم
حلق سے تیغ تلے فاطمہؑ کے جانی کا
آیہ پڑھتا ہے محمدؐ مری قربانی کا

www.emarsiya.com

جس نے شبیرؑ کو کونین کا مختار کیا سب شہیدوں کا اُسے سیّد و سالار کیا
بھوکے پیاسے نے بڑا نام بڑا کار کیا (۳۱) شکر ہی میرا تہِ خنجرِ خونخوار کیا
سلطنت حشر کی بس قسمتِ شبیرؑ میں تھی
پر شہادت ترے بیٹے کی تقدیر میں تھی

ہائے بے رحم تھا وہ شمر ستمگر کیسا بارہ رگڑوں میں سرِ شاہ کیا تن سے جدا
کاٹ کر شاہ کا سر سینے سے ظالم اترا (۳۲) سر کو لے ہاتھ میں خوش ہو کے سوئے لشکر وہ چلا
جا کے لشکر میں کہا لو سرِ سرور آیا
خاتمہ پنجتنِ پاک کا میں کر آیا

اس گھڑی فاطمہ کو ضبط کا یارا نہ رہا گرد لاشے کے کیا احمدؐ و حیدرؑ کو کھڑا
کہا حوروں سے کہ عریاں کرو سر اپنا (۳۳) ماتمِ بیکس و مظلوم کرو یاں برپا
اے دلہؔ اس گھڑی کیا سینہ زنی ہوتی تھی
پڑھ کے نوحہ جو بتولؑ عذرا روتی تھی

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com